



## سوال

(127) اسلام کافرقوں اور پارٹیوں کے متعلق نظریہ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پارٹیوں کے متعلق اسلام کا کیا فیصلہ ہے؟ کیا اسلام میں اس قسم کی پارٹیوں بنانا جائز ہے جیسے حزب التحریر (آزادی کی پارٹی یا البریٹن فرنٹ) الانخوان المسلمون کی پارٹی وغیرہ۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسلمانوں کیلئے جائز نہیں کہ دین میں ایسے فرقے اور پارٹیاں بنائی جائیں جو ایک دوسرے کو برا بھلا کہتی رہیں اور ایک دوسرے کو قتل کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس افتراق سے منع فرمایا ہے۔ اس افتراق کو پیدا کرنے والے اور اس کے پیچھے چلنے والے کی مذمت کی ہے اور ایسی حرکت کرنے والوں کو عذاب عظیم سے ڈرایا ہے نیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً مِّنْ بَيْنِ قُلُوبِكُمْ فَاصْبِرْتُمْ بَيْنَهُمْ بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَجْتَمِعُونَ وَاللَّهُ لَبِظِيمٌ لِّلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِنكُمْ أُمَّةً يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ وَلَا تَتَّبِعُوا كَاذِبِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَاءَ بِكُمْ الْبَيِّنَاتِ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (آل عمران ۳-۱۰۳-۱۰۵)

”تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور متفرق نہ ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی پس تم اسکی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچایا اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ پاؤ۔ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہوئی چاہے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح و نجات پانے والے ہیں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو متفرق ہو گئے اور انہوں نے اختلاف کیا، اس چیز کے بعد کہ ان کے پاس واضح ہدایات آچکی تھیں۔ ان ہی لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے۔“

اور فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ تَفَرَّقُوا مِنكُمْ وَكَانُوا اشْتِغَالِيًّا لَسْتُ مَعَهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ مِثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (الانعام ۶-۱۵۹-۱۶۰)



”جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور (مختلف) پارٹیاں بن گئے، آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ پھر وہ انہیں بتانے کا کہ وہ کیا کچھ کرتے رہتے تھے۔ جو نیکی لے کر آیا تو اس کے لئے اس کا دس گناہ (اجر و ثواب) ہے اور جو برائی لے کر آیا، اسے صرف اس کے برابر ہی بدلہ (گناہ اور عذاب) ملے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔“

اور یہ حدیث ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَا تَرْجُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)

”میرے بعد کافر نہ بن جائے کہ ایک دوسرے کی گردنی کاٹنے لگے۔“

افتراق کی مذمت میں اور بھی بہت سی آیات اور احادیث موجود ہیں۔

اگر مسلمانوں کے حکمران نے انہیں اس انداز سے منظم کیا ہو کہ زندگی کے مختلف اعمال اور دینی و دنیوی معاملات ان کے درمیان تقسیم کر دیتے ہوں تاکہ ہر شخص دین یا دنیا کے کسی پہلو سے متعلق اپنا فرض ادا کرے تو یہ درست ہے۔ بلکہ یہ مسلمانوں کے حکمران کا فرض ہے کہ (تقسیم کار کے اصول پر) رعایا پر مختلف اقسام کے دینی اور دنیوی فرائض تقسیم کر دے۔ مثلاً ایک جماعت کو علم حدیث کی خدمت کیلئے مقرر کرے وہ اسے دوسروں تک پہنچانے، مدون کرنے اور صحیح و ضعیف احادیث کی پہچان وغیرہ کا کام کرے، دوسری جماعت فقہ کی تدوین اور تعلیم و تعلم میں مشغول ہو جائے، تیسری جماعت عربی زبان گرائمر اور زبان ادبی بلاغت اور اس کے علمی اسرار کو ظاہر کرنے کی خدمات انجام دے، چوتھی جماعت جہاد کرے، مسلمانوں کی سر زمین کی حفاظت کرے، مزید علاقے فتح کرے اور اسلام کی نشر و اشاعت میں پائی جانے والی رکاوٹوں کو دور کرے، ایک اور جماعت صنعتی اور زرعی پیداوار اور تجارت کے فرائض انجام دے۔ اسی طرح دوسرے کام بھی کئے جائیں تو اس قسم کی تقسیم زندگی کی ضرورت ہے، اس کے غیر امت کا نظام قائم رہ سکتا ہے نہ اس کے بغیر اسلام کی حفاظت اور نشر و اشاعت ہو سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ سب لوگ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی سے عمل پیرا رہیں، ان سب کا ہدف ایک ہو، اسلام کی تائید و نصرت۔ اس کے دفاع اور خوشحال زندگی کے وسائل کے حصول کیلئے ایک دوسرے سے تعاون کریں، سب کے سب اسلام زیر سایہ، اس کے جھنڈے تلے اللہ تعالیٰ کی سیدھی راہ پر چلتے رہیں، گمراہ کن راستوں پر چلنے سے اجتناب کریں اور ہلاک ہونے والے فرقوں سے بچ کر رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَأَنْ يَذَّابِرُوا إِلَىٰ أَرْضِهِمْ خَائِبِينَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ (الانعام ۶-۱۵۳)

”اور یہ میرا راستہ ہے بالکل سیدھا، تو اس کی پیروی کرو اور (دوسری) راہوں کی پیروی نہ کرو (ورنہ) وہ تمہیں اس کے رستے سے جدا کر دیں گی اور اس نے تمہیں یہ نصیحت کی ہے تاکہ تم بچ جاؤ۔“

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 140

محدث فتویٰ